روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 173 | جمعرات 2 ربیع الثانی۔1418ھ 7 ظہور 1376ہش 7 اگست 1997ء

اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہنچانا جاتا ہے۔ سچی تعلیم اور پاک ایمان کا اثر اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے۔ درجہ کمال کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک تعظیم لامراللہ' دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ امر اول کا تعلق تو دل سے اور خدا سے ہوتا ہے جس کو یکایک ہر کوئی نہیں جان سکتا۔ دوسرا پہلو چونکہ خلقت سے تعلق رکھتا ہے اور اول ہی اول انسان کی نظر انسانی اخلاق پر پڑتی ہے اس واسطے اس خلق کا کمال ایک بڑا بھاری اور شاندار معجزہ ہے۔
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 501)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سم الفار کو اگر کوئی شخص طباشیر سمجھ لے تو بلا خوف و خطر کئی ماشوں تک کھا جاوے گا۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ یہ زہر قاتل ہے تو ہرگز اس کو منہ کے قریب بھی نہ لائے گا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو' کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے' مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مواخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں' اندھیرے میں اور اجالے میں' خلوت اور جلوت میں' ویرانے میں اور آبادی میں' گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔ کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے۔ وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 208)

دنیا کا کوئی گوشہ نہ چھوڑیں جو دعوت الی اللہ کے پانی سے سیراب نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

افراد کی (دعوت الی اللہ) بارش سے مشابہت رکھتی ہے (———) اور اس بارش کے لئے درد دل اور نیت کی ضرورت ہے اگر دلوں میں یہ درد پیدا ہو جائے کہ دنیا پیاسی ہے اور اسے سیراب کرنا ہے اگر یہ نیت پختہ ہو جائے کہ دنیا کے ریتلے میدانوں میں دریا بہا دینے ہیں اور افراد جماعت پانی بن جائیں اور پانی بھی وہ پانی جو آسمان سے برستا ہے۔ تو پھر چند ہی دنوں میں دیکھ لوگے کہ کس طرح جل تھل ہو جاتا ہے اور کس طرح سبزہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ اس طرح نہیں ہوگا کہ لوگ خود تو بیٹھے رہیں اور دوسروں کا منہ دیکھا کریں بلکہ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ بارش کی طرح گرنا شروع ہو جائیں اور دنیا کا کوئی گوشہ نہ چھوڑیں جو ان کی سیرابی سے باہر رہ جائے۔
بعض جگہ لوگوں نے کوششیں کی ہیں اور نتائج بھی اچھے نکلے ہیں۔ بعض جگہ ایک آدمی کام کرنے والا پیدا ہوا اور اس کی کوشش سے وہاں جماعت پیدا ہو گئی اور سینکڑوں ہزاروں آدمی سلسلے میں داخل ہو گئے۔ لیکن یہ ایسی باتیں نہیں جو دنیا کی پیاس بجھانے والی ہوں۔ دنیا کی پیاس تو اسی سے بجھ سکتی ہے کہ افراد جماعت بارش کے قطروں کی طرح اس کو گھیر لیں اور اس کے گوشہ گوشہ کو سیراب کر دیں۔ پس جو لوگ اس فرض کو نہیں پہچانتے۔ وہ غفلت کر رہے ہیں اور ایسے لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان میں سے ہر شخص جو کوتاہی کر رہا ہے وہ بادل کو پھاڑتا ہے اور یہ یاد رکھو کہ بادل جب پھٹا تو بارش نہیں ہوتی کیونکہ بادل کا پھٹنا اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اب بارش نہیں ہوگی۔ اسی طرح جس جماعت کے بعض افراد تو کام میں مشغول ہوں اور بعض سستی کر رہے ہوں۔ وہ جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ ہی دوسروں کے لئے فائدہ رساں بن سکتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے افراد کو چاہئے کہ سستی کرنے والے نہ بنیں بلکہ کام کرنے

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ رقم فرماتی ہیں۔ مورخہ 7۔اگست بروز جمعرات ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کے دل کا بائی پاس اپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے جملہ احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ اپنی رحمت سے اپریشن بھی کامیاب کرے اور بعد میں بھی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ جلد ان کو صحت کاملہ اور لمبی زندگی عطا فرمائے بہت ذمہ دار سلسلہ کے کاموں کے لئے انتھک کام کرنے والے شخص ہیں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سید جلید احمد صاحب پرنسپل طاہر احمد سکول گیمبیا کے ہاں پہلا لڑکا کیم جولائی 1997ء کو پیدا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے بچہ کا نام "تمہید احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود میجر سید سعید احمد صاحب اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچہ کو نیک خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

○ مکرم بشیر احمد شاہد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ 97۔7۔27 کو مکرم شفیق عمران صاحب ابن مکرم قریشی محمد لطیف صاحب مالک نیو الیکٹرکس گول بازار ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "اریج عمران" تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی درازی عمر۔ خوش بخت اور نیک صالح ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مسعود احمد صاحب واہلہ کے والد مکرم محمد مالک واہلہ صاحب ابن مکرم اروڑا واہلہ صاحب لنگل رندھیر کلاں ضلع نارروال مورخہ 14 مئی 1997ء کو بعمر 85 سال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مقامی معلم صاحب ڈھرانوالہ نے پڑھایا اور لنگل رندھیر کلاں کے قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مقامی معلم صاحب ڈھرانوالہ نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- ظہور 1376 ہش 7- اگست 1997ء

بلڈ بینک کی خدمات

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ شہر کی ایک امتیازی خصوصیت خدمت خلق کے میدان میں اس شہر کے باسیوں کی کارکردگی ہے۔ جہاں جماعتی ادارے اپنے اپنے رنگ میں ضرورت مندوں کی امداد کا فریضہ ادا کرتے ہیں وہاں پر ایک اور ادارہ ایسا بھی ہے جو دکھی انسانیت کے زخموں پر مرہم لگانے میں اہم اور غیر معمولی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

ہماری مراد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام یو بی ایل کے نزدیک گول بازار مین واقع مرکز عطیہ خون سے ہے۔ یہ ادارہ ربوہ کے شہریوں کے تعاون سے ضرورت مند مریضوں کو خون مہیا کرتا ہے۔ ایسی ضرورت کے وقت جبکہ کوئی مریض زندگی اور موت کی سرحد پر اٹکا ہوتا ہے اس کو خون کی چند بوتلیں موت کے بے رحم جبڑوں سے کھینچ کر زندگی کی بہاروں میں واپس لے آتی ہیں۔

اس بلڈ بنک کے روح رواں مکرم انوار احمد خان صاحب ہیں جو خان بابا کے نام سے معروف ہیں۔ دن ہو یا رات کا پچھلا پہر۔ کوئی بھی وقت ہو۔ موسم گرم ہو یا سرد۔ آندھی ہو یا طوفان ان کی خدمات وقت اور موسم کی سختیوں سے بے نیاز خدمت خلق کے جذبے سے معمور ہر وقت حاضر ہوتی ہیں۔

اس بلڈ بینک میں ہنگامی طور پر خون کی کچھ مقدار تو ہر وقت موجود رہتی ہے جو تبادلہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ آپ کو کسی بھی گروپ کا خون درکار ہو آپ اس کے بدلے میں کسی بھی گروپ کا خون دے کر، اپنی مرضی کے گروپ کا خون حاصل کر سکتے ہیں۔ نظامت خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے رضاکاروں نے ہر محلے کے خدام کے خون کے گروپ پہلے سے معلوم کر کے ان کی فہرستیں بنا رکھی ہیں۔ ان کے ایڈریس اور فون نمبر نوٹ کر رکھے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر رضاکاروں کو فوری طلب کر لیا جاتا ہے اور یہ خدام دکھی انسانیت کا درد دل میں محسوس کرتے ہوئے فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک مریض کو چند گھنٹوں کے اندر 17 بوتلیں خون مہیا کر دیا گیا۔

ربوہ میں ہنگامی صورت حال کا کوئی بھی وقت آجائے، اللہ ایسے وقت سے محفوظ رکھے، لیکن موقع پڑ جانے پر خان بابا فوراً حرکت میں آجاتے ہیں۔ اپنی دکان چھوڑ کر وہ فوراً خون کی فراہمی کے انتظامات میں لگ جاتے ہیں اور یوں اہل ربوہ کی ایک بہت اہم ضرورت منٹوں میں پوری ہو جاتی ہے۔

اہل ربوہ سے درخواست ہے کہ اس بلڈ بنک سے اپنا تعاون جاری رکھیں اور ایسے خدام و انصار جنہوں نے ابھی تک اپنا خون کا عطیہ دینے کی سعادت حاصل نہیں کی وہ اس نیک کام میں حصہ لینے کے لئے فوراً آگے آئیں۔ اور انسانی زندگی بچانے کے اہم ثواب میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کی رضا کے وارث بنیں۔

ربوہ کے قریب کوئی حادثہ ہو جائے، اور مریضوں کی بڑی تعداد ہسپتال میں آجائے تو یہ بلڈ بینک فوری طور پر اپنی خدمات پیش کر دیتا ہے۔ ہنگامی صورت حال میں جب تبادلہ کا وقت میسر نہیں ہوتا اس وقت بھی خون مہیا کرنے میں کوئی سستی نہیں ہوتی۔ اور عموماً ایسے مواقع پر ربوہ کے باہر کے لوگوں کو بھی خون بلا قیمت فراہم کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فیصل آباد چنیوٹ سرگودھا لالیاں وغیرہ کے لوگوں کی بھی یہ مرکز خدمت کرتا رہتا ہے۔

ربوہ شاید وہ واحد شہر ہے جہاں خون بیچنے کی کوئی روایت نہیں۔ اس بلڈ بینک نے خون مہیا کرنے کا احسن انتظام کر کے خون بیچنے کی ناپسندیدہ روایت کو یکسر ختم کر دیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا شعبہ خدمت خلق فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان کے رضاکارانہ تعاون سے اس اہم خدمت کو بجالاتا ہے۔ اور اس کے لئے کوئی معاوضہ وصول نہیں کرتا۔

شاعر نے کہا تھا کہ

خون دل دے کے نکھاریں گے رُخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

یہ شعر اپنی پوری معنوی خوبصورتی سے اس بلڈ بینک پر چسپاں ہوتا ہے۔ یہاں خون دل دے کے بجھتی ہوئی آنکھوں میں زندگی کی رمق دوڑانے کا کام جاری رہتا ہے۔ اس بلڈ بینک کا نعرہ ہے کہ خون دینا خدمت بھی ہے اور عبادت بھی۔ احباب جماعت احمدیہ جہاں عبادت کے دیگر تقاضے پورے کرنے میں سستی نہیں کرتے وہاں عبادت کا یہ تقاضا بھی بہ احسن پورا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بلڈ بینک کو چلانے والوں اور اس کے لئے اپنے خون کے عطیات دینے والوں کو جزائے خیر دے۔ اور ان کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ نوٹ: ضرورت مند احباب اس بلڈ بینک سے فون نمبر 212312 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

طالب علموں اور والدین سے

تعلیمی اداروں میں گرمیوں کی تعطیلات کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے بعض سکول تو اگست ہی میں کھل جائیں گے۔ لیکن بیشتر تعلیمی ادارے ستمبر میں کھلیں گے۔ اس لحاظ سے اب صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ طلباء سے ہماری گزارش ہے کہ ایسے طلباء جنہوں نے اپنے سکول کے کام میں ابھی تک سستی دکھائی ہے وہ اب اپنی کمی کو دور کرنے میں لگ جائیں۔ کیونکہ دو ماہ میں جو کمی پیدا ہو چکی ہے وہ اس ایک ماہ میں دور کی جا سکتی ہے۔

گرمی کی چھٹیوں کا مقصد گھروں میں رہ کر پڑھائی کا سلسلہ جاری رکھنا ہوتا ہے۔ موسم کی گرمی کی وجہ سے سکول آنے جانے کی مشقت برداشت کرنے سے جو رعایت ملتی ہے اس کو تعلیم میں اس طرح صرف کرنا چاہئے کہ چھٹیوں کا یہ عرصہ تعلیم میں پہلے سے بڑھ کر ترقی کا باعث بنے۔ جو طلباء یہ وقت محض کھیل کود میں گزارتے ہیں۔ یا پڑھائی کے علاوہ دیگر مشاغل میں صرف کر دیتے ہیں وہ پھر سارا سال اس کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔

والدین کو بھی چاہئے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں۔ ان کو نرمی اور محبت کے ساتھ پڑھائی پر متوجہ کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں ناواجب سختی کی بجائے پیار اور سکون کے ساتھ کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سختی اور درشتی اعلیٰ اخلاق سے بعید ہے اور ایک سچا صاحب ایمان کبھی بھی ایسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرتا۔

زور بازو اور دعا کے ساتھ چل
ٹھوکریں کھا اور گر گر کر سنبھل
نیکیوں کی چار دیواری میں رہ
بات بھی ہو، کام بھی ہو، برمحل
نیک نیت بھی ہو اور عزم صمیم
کامیابی کا ہے یہ پہلا عمل

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے جلسہ سالانہ 1897ء کی رپورٹ ایک کتاب کی شکل میں مرتب کر کے شائع کی۔ جس میں آغاز میں انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے دعاوی کی تاریخ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات کا بیان کیا۔ اس کے بعد 1897ء کے سال میں گزرنے والے واقعات کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ کی تین تقاریر جو آپ نے اس جلسہ پر ارشاد فرمائی تھیں درج کیں اس کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (امام جماعت الاول) کی تقاریر درج کیں آخر میں دو تین قصائد در مدح حضرت بانی سلسلہ درج کئے۔ اس کتاب کے اہم حصے ہم باری باری قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کریں گے۔ ذیل میں 1897ء کے سال کے اہم واقعات اور جماعت احمدیہ میں 1897ء کے سال کے واقعات کا حصہ درج کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

اگرچہ یہ پچھلے سال جن کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے بہت سی برکتوں اور نصرتوں کے سال تھے۔ مگر 1897ء اپنی ہیبت اور شکل میں جیسا مبارک سال اور کامیابیوں کا سال اس مشن کے لئے گزرا ہے اور کسی کے لئے کیا ہو گا۔ چونکہ ہمارے ملحوظ خاطر خصوصیت کے ساتھ 1897ء ہی کی مفصل رپورٹ زیر نظر ہے اس لئے اس مضمون کو ہم مختلف عنوانوں کے تحت لکھیں گے۔

عام حالت 1897ء اپنی نوعی حالت کے لحاظ سے اور عام حیثیت سے اسباب پرست اور آسمان پر نظر نہ کرنے والے گروہ کے نزدیک بہت کچھ مصیبتوں اور کلفتوں کا سال تھا اور اسی لئے اس کو عام الحزن کہا۔ ملک اور دنیا کے کسی حصہ میں کسی نہ کسی پاش پاش کرنے والے حملہ کا اندیشہ رہا ہے۔ قحط۔ وباء۔ زلزلے۔ عالم آشوب جنگیں غرض بہت سے قسم کے شدائد و مصائب حملہ آور ہے اور بہت سی خلق تباہ ہو کر دوسروں کے لئے موجب عبرت ہوئی۔ مرنے والوں کی لاشیں اور ہلاک ہونے والوں کی چیخوں سے بہ آواز بلند یہی صدا آتی تھی کہ من نکردم شما حذر بکنید۔ عام طور پر لوگ آسمانی مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت رہائی اور مخلصی کے لئے اول ترین تدبیر یہی سوچتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے کہیں بھاگ کر اس سے پناہ لیں۔ اور چونکہ بالکل دنیا ہی کے کیڑے بنے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے دنیاوی تدابیر اور انسداد پر امید اور بھروسہ کر بیٹھتے ہیں اور آسمان تک نظر اٹھتی بھی نہیں۔ عقلمند وہ ہے جو مصیبت اور بلا میں گرفتار ہونے سے پیشتر اس سے بچنے کی تدابیر کرے۔ اور تدابیر مناسب اور موزوں وہ ہو سکتی ہیں جب ان اسباب پر اول غور کر لی جاوے جو اس کی آمد کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ جب تک تشخیص کامل طور پر نہ ہو لے اسباب اور علامات پر پورا غور نہ کر لیا جاوے کوئی علاج کیوں نہ کیا جائے مفید پڑ نہیں سکتا۔ ایسا ہی دانشمند انسان کا فرض ہونا چاہئے کہ جب کبھی وہ ایسی مصیبتوں کو اترتا دیکھے وہ فی الفور اس کے اسباب پر غائر نظر کرنے کی فکر میں ہو جائے۔

یہ تو ایک مسلّم بات ہے کہ دبائیں۔ بلائیں۔ قحط اور دنیا کو اور اور رنگوں میں ہلاک کر دینے والی مصیبتیں عالمگیر اور عذاب الٰہی ہوتی ہیں۔ اور انسان کا کانشنس بول اٹھتا ہے کہ یہ معمولی تکلیف اور عارضہ نہیں بلکہ آسمانی ہیبت اور رعب اپنے اندر رکھنے والا عذاب ہے جو ضرور بالضرور خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کے لئے کسی مرد پاک کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے تمرد اور سرکشی کے لازمی نتیجے کی صورت میں اترا ہے۔ چنانچہ ہم اس امر کی صراحت اور توجیہ (کلام الٰہی) میں (جو خدائے علیم و رحیم کی مقدس کتاب ہے اور جو کتب قیمہ کا مجموعہ ہے پاتے ہیں (-) کسی قوم اور ملک پر کبھی عذاب نہیں آتا جب تک کہ اس میں کوئی نذیر آکر آنے والے دردناک عذاب سے نہ ڈراوے۔ (کسی مرد خدا کی آمد) اور عذاب الٰہی دو لازم ملزوم امر ہیں۔ پس جس وقت آسمان پر عذاب کے آثار نظر آویں۔ اور زمین کی حالت خطرناک دکھائی دے ایک تڑپتے ہوئے دل اور لرزتی ہوئی روح کی ساتھ انسان اس تلاش میں لگ جاوے کہ وہ عذاب الٰہی کا مظہر اور موجب یہی کہیں تو آیا ہو گا اس موقع پر تدبر سے کام نہ لینے والا جلد باز یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ (مرد خدا) جو مبعوث ہو کر آتا ہے وہ تو رحمت اللہ کا مظہر اور انعام الٰہی کا موجب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ہوتے تو خدا تعالیٰ کو اس کی خاطر بہت منظور اور عزیز ہوتی ہے۔ پھر عذاب الٰہی کیوں نازل ہوتا ہے۔ ہم نے اس پر خوب غور کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جو لوگ (مرد خدا) ہو کر آتے ہیں نفس الامر میں وہ رحمت الہیہ کا مظہر ہوتے ہیں اس وقت خدا تعالیٰ زمین کی طرف خاص نظر سے توجہ کرتا ہے۔ باب السماء کھولے جاتے ہیں۔ اور آسمان زمین کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں دو ہی خاصے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس قرب آسمان کی وجہ سے اگر اہل زمین کی دلی حالت میں تبدیلی واقع ہو جاوے اور وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں سے کام لے کر فرستادہ حق کی تلاش میں مصروف ہو کر اس کو پا لیں تو پھر انعام اللہ کے مورد بن جاتے ہیں اور اگر استہزا اور سرکشی سے کام لیں تو پھر ہلاک اور بھسم کر دینے والا دردناک عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ غیرت و رحمت الٰہی نزول کے لئے ہمہ تن تیار ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایسے وقت میں ایک لحہ عبادت اور خداجوئی کا ہزارہا سال سے بہتر ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی تھوڑا سا تمرد بھی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہر صورت سے خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کی خواہش منظور ہوتی ہے ان کی خوشی خدا کی خوشی اور اس کا رنج خدا کا رنج ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے عرش دل پر آباد ہوتا ہے۔ دوسرا راز اور سر ماموروں کی بعثت کے وقت عذاب الٰہی کے نزول میں یہ ہے کہ ان لوگوں کی بعثت اس وت ہوتی ہے جب دنیا والوں کی شوخیاں اور شرارتیں اپنے انتہائی مرکز پر پہنچ جاتی ہیں۔ اور ہر طرف کفر اور شرک کی ظلمت اور ضلالت کی شب تار چھا جاتی ہے اس گھٹاٹوپ اندھیرے کے وقت آسمان سے ایک نور اترتا ہے جو دنیا والوں کو روشنی اور اجالے میں لاتا ہے۔ اور ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ چونکہ ان کی بے باکیاں اور شوخیاں اس مامور کی بعثت کا باعث ہوتی ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ اس مامور کے ذریعہ اہل دنیا کو متنبہ کرتا ہے کہ چونکہ تمہاری شوخیاں اور شرارتیں حد سے تجاوز ہو گئی ہیں اور اب اس قابل نہیں رہیں کہ ان پر توجہ نہ کی جاوے اسی لئے قبل از وقت تم کو اس مامور کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کر لو۔ ورنہ نتیجہ اور انجام اچھا نہ ہو گا۔ اب اس مقام پر غور کرنے والا دل نہایت آسانی اور سہولت سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ تو فضل عمیم تھا کہ بجائے اس کے کہ ان کی بدکاریوں کی پاداش میں ان پر عذاب نازل کرے ایک ہمدرد اور خیر خواہ کے ذریعہ ان کو خبر دی کہ تمہارے ہاتھ اور تمہاری کرتوتیں تمہارے لئے اس قسم کا سامان کر چکی ہیں۔ اب اگر چاہتے ہو کہ بچ جاؤ تو توبہ اور استغفار میں لگ جاؤ۔ ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔ پس یہ (مرد خدا) دو خواص اپنے اندر رکھا کرتا ہے۔ انذار اور ابشار کا۔ نذیر تو اس لئے ہوتا ہے کہ آنے والے عذاب کی خبر دیتا ہے اور بتلا دیتا ہے کہ تمہاری کرتوتیں رنگ لایا چاہتی ہیں۔ اور بشیر اس پہلو سے ہوتا ہے کہ صلح اور رجوع الی الحق پر اس عذاب سے بچ جانے کی بشارت دیتا ہے۔ اس امر کو ہم ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرنا چاہتے کہ ان کی یہ باتیں کہاں تک وزن دار اور قابل وقعت ہوتی ہیں کیونکہ صدہا کیا ہزارہا اور بے انتہا (مردانِ خدا) اللہ کی تاریخ شہادت دینے کو موجود ہے۔ اور عام طور پر اس کے خلاف کوئی دلیل بھی ہم نہیں پاتے۔ پھر کیوں ہم تحصیل حاصل کی کوشش کریں۔

(کلام الٰہی) پر تدبر کرنے سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ (مرد خدا) کی بعثت پر الٰہی عذاب آتا ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی عذاب الٰہی کے نزول کی فلسفی یہ ہے کہ جب کسی قریہ میں کوئی (مرد خدا) آتا ہے۔ تو اس بستی کے رہنے والوں کو بیدار کرنے کے لئے شدائد اور مصائب بھی بھیجے جاتے ہیں۔ یہ عذاب اور بلیات سماوی دراصل خشوع اور خضوع پیدا کرنے والے ملائکہ ہوتے ہیں۔ پس یہ ایک ضروری امر ہے کہ کسی مرد خدا کی بعثت پر عذاب الٰہی آوے۔ لیکن وہ عذاب مشروط ہوتا ہے توبہ اور استغفار سے اس لئے ہر شخص کو موقع مل سکتا ہے کہ وہ اس آنے والے عذاب سے اپنے آپ کو بچا لے۔ اور خدا کا رحم بہت جوش میں ہوتا ہے اس لئے انسان کا ذرا سا رجوع بھی اس کے لئے سپر اور نجات کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس کیسے مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے مغفرت چاہتے اور اس کی رضا جوئی کی راہوں پر چلنے کے لئے اس کے فرستادہ کی عزت و عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں اور ہلاکت ہے ان پر جو آنکھیں رکھتے ہیں پر نہیں دیکھتے۔ دل رکھتے ہیں پر نہیں سمجھتے۔

اب اس قدر بیان کے بعد یہ سمجھ میں آنا مشکل نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں عذاب آتا ہے؟ اور مامور من اللہ سے اس کا کیا رشتہ ہے۔ پس 1897ء میں جو عام طور پر وباء اور قحط اور دوسری مصائب شدائد کا حربہ سال بھر تک برابر چلتا رہا۔ یہ اسی سنت اللہ کا نتیجہ ہے۔ جو لاتبدیل اور لاتحویل ہے۔ ہم نے ان بلاؤں کے نزول پر خصوصاً طاعون وغیرہ وباء کی درد انگیز ہیبت پر جب اپنے خیالات کو وسیع کیا تو یہ امر ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ بات تو ہے ہی کہ ایک (مرد خدا) نے دعویٰ کیا۔ خدا کا پیغام پہنچایا۔ عقل کے اندھوں اور کوتاہ اندیش نادانوں نے مخالفت کی استہزا کیا۔ اور اس وقت اس زمانہ کے (مرد خدا) اور مجدد کے دل سے بے اختیار وباء کے لئے ہی ایک صدا نکلی یہ صدا حمامتہ البشریٰ کی آخیر نظم میں جہاں موجود زمانہ کی حالت پر ریویو فرمایا ہے۔ عربی شعر میں (-) درج ہے۔ اس صدا کا نکلنا تھا کہ اسی سال سے قریباً قریباً ایسے آثار ظاہر ہونے لگے۔ غرض جہاں تک ہمارا خیال ہے چونکہ ایک صادق کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی ہے اس لئے اس کی دعائیں ہی اس عذاب اور بلا کے دور ہونے کے موجب ہوں گی۔ اور ہمارے دل میں یہی یقین راسخ ہے کہ اس مرد کی تضحیک اس عذاب کا باعث ہوئی ہے۔ اور اس کے ساتھ صلح ہی اس کے دور ہونے کا موجب ہو گی۔ لہٰذا یہ موقع ہے مخلصی چاہنے والی روحوں کے لئے۔

1897ء کی عالمگیر مصائب کی وجہ بیان کر چکنے کے بعد اب ہم ان واقعات پر بحث کرتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر اس مشن کی عزت افزائی اور کامیابی کا موجب ہوئے ہیں اور یہ کہ اوپر کہیں کہہ آئے ہیں مختلف عنوانوں کے تحت ہیں۔

نشانات یعنی پیش خبری کا پورا ہونا

شروع سال سے مبارک زمانہ شروع ہوا۔ اور وہ وقت آگیا کہ خدا زور آور حملوں سے اپنے نذیر کی سچائی کو ظاہر کرے چنانچہ مارچ 1897ء کی 6 تاریخ کو عید کے دوسرے روز لیکھرام پشاوری دردناک موت سے ہلاک ہوا۔ اور پیش خبری جو براہین احمدیہ میں درج ہو کر ایک فتنہ عظیمہ کی خبر دے رہی تھی پوری ہوئی۔ اس پیش خبری کا ذکر متعدد کتب اور رسالجات میں اور اشتہاروں میں ہو چکا تھا اور ہر ایک قوم کے

ایک اچھی بات

ظالم کی مدد کرنا بھی اس طرح ضروری ہے جس طرح مظلوم کی مدد کرنا۔ لیکن ظالم کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے اور اس کے دل میں مظلوم کے لئے ہمدردی پیدا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریف کو اس کا علم تھا۔ غرض جو کچھ کہا گیا تھا۔ لفظاً لفظاً پورا ہوا اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اس وقت سے پیش خبریوں کے پورا ہونے کا سلسلہ بڑے زور سے شروع ہوا۔ اس مصیبت ناک موت پر ہندو کمیونٹی میں ایک شور عظیم برپا ہوا اور ہر طرح سے کوشش کی گئی کہ کس طرح پر اس راستباز کے پاک دامن کو ناپاک خون سے ملوث کریں گے مگر وہ دامن جس سے بادشاہ برکت ڈھونڈنے والے تھے کیونکر اس سے داغدار ہو سکتا تھا۔ آخر زبردست حملوں اور کوششوں کے بعد یہی راستباز راستباز ہی ثابت ہوا۔ اور کوتاہ اندیش مخالف خدا سے لڑنے والے ٹھہرے۔ اس امر کا تذکرہ فضول ہے کہ آریہ قوم اور نام کے مسلمانوں اور عیسائیوں نے اپنی متفقہ کوشش سے جو کچھ خلاف کارروائیاں کیں اور اس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھا سکتے۔ اس پیش خبری کے ضمن میں وہ پیش خبری بھی پوری ہوئی۔ جو براہین احمدیہ کے صفحہ 556 و 557 میں درج ہو چکی تھی اور چمک دار نشان کے لوازم پورے ہوئے یعنی 8۔ اپریل 1897ء کو حضرت بانی سلسلہ کے مکان کی تلاشی اسی چمکدار نشان کی متعلق ہوئی۔ اور نہ صرف یہی ہوا بلکہ مخالفین کی روسیاہی کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایک سامان پیدا کر دیا جو نیک دل اور پاک طبیعتوں کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا نشان اور تازگی یقین کا باعث ہوا وہ لوگ جو سفاہت اور جہالت سے اس پیش خبری سے اعراض کیا کرتے تھے۔ جو حضرت بانی سلسلہ کے مبارک لبوں پر فصاحت کے اجرا کے متعلق ہے اور جو عربی تصانیف کی صورت میں پوری ہوئی تھی۔ اور کہا کرتے تھے کہ عربی لکھنے والوں کی کمیٹی ہے اور پیش خبریوں کے لئے آلات نجوم و جفر رکھے ہوئے ہیں آخر تلاشی نے بتلا دیا کہ ہمارے مخالف کہاں تک جھوٹ بولنے میں دلیر اور ہوشیار ہیں۔

اسی پیش خبری کے ضمن میں ایک اور ہیبت ناک مگر روشن اور بین نشان ظاہر ہوا۔ وہ یہ کہ ہمارے امام جناب مرزا صاحب نے بذریعہ اعلان مشتہر کیا تھا کہ اگر آریہ لوگ ہماری سازش سے لیکھرام کی خارق عادت موت قرار دیتے ہیں تو کوئی دل گردے والا آریہ اسی پر قسم کھائے پھر اگر وہ ایک سال کے اندر ایسی موت سے ہلاک نہ ہو جس میں انسانی سازش اور ہاتھ کا احتمال تک بھی نہ ہو۔ تو مجھے قاتل سمجھا جائے ایک بے باک اور شوخ نوجوان کو آمادہ کیا گیا جو اپنی شوخی اور بے باکی کی وجہ سے اپنے عہدہ سے برطرف ہوا اور آخر ریک اور بیجا حجتوں سے دم دبا کر بھاگ گیا۔ اسی پیش خبری کے ضمن میں راج اندر سنگھ ایڈیٹر خالصہ بہادر کو دعوت کی گئی مگر (صاحب ایمان) کا مقابلہ کرنے والا کون؟ آخر مقابلہ کو نہ نکل سکتا تھا اور نہ نکلا! (-)

چودھویں صدی کے بزرگ کے متعلق جو نشان ظاہر ہوا وہ بھی توجہ کرنے والوں اور سمجھنے والوں کے لئے کچھ کم نہ تھا۔ راولپنڈی کے چودھویں صدی نام اخبار میں حضرت (بانی سلسلہ) کے اشتہار متعلقہ سفیر روم پر بہت کچھ استہزا کیا گیا تھا جس پر مرد خدا نے یکم جولائی 1897ء سے جولائی 1898ء تک کی یکسالہ میعاد کا اشتہار جاری کیا۔ جو رجوع سے مشروط تھا۔ آخر بزرگ موصوف نے بذریعہ چودھویں صدی ہی ان آثار اور علامات کو دیکھ کر اور محسوس کر کے توبہ کی درخواست کی جو اس کریم النفس امام نے منظور کی۔ اس کا رجوع کرنا اور پھر اور نشانات کو دیکھ کر رجوع کرنا آسان امر نہ تھا۔ مگر یہ خدا کے ہاتھ کی چمکار تھی اور اسی علیم وخبیر کی باتیں تھیں جو پوری ہوئیں۔

مخالفوں کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا مگر کسی کو حوصلہ اور سکت نہ ہوئی۔ آخر قصور والا مولوی ذرا آگے نکلا۔ اور بس ہاں کرنے ہی میں مارا گیا اور بہت جلد ہلاک ہوا۔ اس طرح پر یہ سب نشانات ٹھیک اسی طرح پورے ہوئے جس طرح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کے ہونٹوں سے نکلتے تھے۔

ان نشانات میں ایک عظیم الشان لیکن دل کو ہلا دینے والا اور روح کو تڑپا دینے والا نشان بھی تھا (خدائی خبر) انی مہین من اراد اہانتک کی صورت میں ایک عرصہ سے ہو چکا تھا۔ اس کا نظارہ نادان ملا مکفر کو ایک جم غفیر کے۔ روبرو کسی مانگ کر دیکھنا اور دکھانا پڑا۔ ان تمام نشانات پر پاک دل غور کر کے سبق سیکھ سکتے ہیں (-) لیکن جن کی دل ضد اور تعصب کے گھن سے ضائع ہو چکے ہیں وہ سمجھنے کی طاقت کہاں سے لائیں گے۔

تالیف کتب اس سال میں پچھلی سالوں کی نسبت کتابیں بہت زیادہ تالیف کی گئیں۔ چنانچہ انجام آتھم۔ حجتہ اللہ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ استفتاء۔ سراج منیر اور کتاب البریہ کی تالیف کا سلسلہ بھی اسی سال میں شروع ہوا جن میں سے انجام آتھم اور حجتہ اللہ عربی زبان میں لکھی گئی۔ یہ کتابیں صرف کثیر سے شائع ہوئیں جن پر دو ہزار روپیہ سے کیا کم لاگت آئی ہو گی۔ اب کیا کوئی دانشمند بتا سکتا ہے کہ ایک مصنوعی اور من گھڑت کارخانہ اس طرح پر چل سکتا ہے نہیں نہیں یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جو ضرور ضرور سرسبز ہوئے گا اور بڑھے گا۔

اشتہارات اشتہارات کا صیغہ بھی اس سال نہایت ہی ترقی پر رہا چنانچہ قریباً ڈیڑھ لاکھ اشتہار عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی میں اندرونی اور بیرونی مخالفوں کے لئے شائع کئے گئے۔ کیا اس قدر تائید اور نصرت ایک عام انسان کی ہو سکتی ہے شاید کوئی کوتاہ اندیش اشتہاروں کی اس تعداد پر حیرت ظاہر کرے مگر ہم اس کو ثابت کر دینے کے لئے تیار ہیں 125 اشتہار تعداد میں شائع ہوئے ہیں جن میں سے چار چار اور بعض آٹھ آٹھ صفحوں اور ورقوں کے ہیں یہ اندازہ ہم نے ایک صفحہ کے اشتہار پر کیا ہے اور اس خرچ کو جو ان اشتہارات کی روانگی اور تقسیم میں ہوا اگر سرسری طور پر بھی خیال میں لائیں اور کل خرچ چھپوائی وغیرہ بھی شامل کریں تو دو ہزار سے کسی صورت میں کم نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا کا فضل نہیں تو کیا ہے ایک انسان جو اپنے مخالفوں کی نظر میں ایک معمولی درجے کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو مسلمان بھی نہیں سمجھا جاتا! حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ اس کی اشاعت تو اس قدر کثرت سے ہو (-) اور حق پرست اور حق پسند (ایمان والوں) کے لئے ذرا بھی تائید نہ ہو؟ کس قدر تعجب کی بات ہے اس قدر مصارف عظیمہ کا متحمل ہو سکنا انسان کا کام نہیں۔ اور پھر نہ اپنے لئے بلکہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور ہمدردی کی خاطر۔ ان اشتہاروں کو اگر دیکھا جاوے تو وہ سب کے سب احیاء (دین حق) اور اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے ہیں۔ نہ اپنی شہرت منظور اور نہ کوئی اور غرض مقصود۔

خطوط کتابوں اشتہاروں پر ہی اکتفا نہیں اشاعت (دین حق) کا ایک اور طریق بھی ہے جو اس (مرد خدا) نے باعلام الٰہی رکھا ہوا ہے۔ وہ کیا؟ خط و کتابت۔ اس سال میں جس قدر خطوط جناب کو پہنچے اور جن جواب لکھا گیا ان کا اندازہ بہت مشکل ہے۔ قرینے سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کم و بیش 12 ہزار خطوط اپنے احباب اور مخالفوں کو لکھے گئے جو (-) دنیا کو روشنی اور نور کی طرف دعوت کے مضامین پر مشتمل تھے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس صیغہ میں ہمارے مخدوم مولانا مولوی عبدالکریم صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب اور حکیم فضل الدین نے بہت حصہ لیا ہے۔ خصوصیت سے یہی احباب خطوط کی روانگی کا انتظام کرتے رہے۔ اس قسم کے کام بغیر اخلاص کے ممکن نہیں اور کوئی شخص اپنی طبیعت پر جبر کر کے اس قسم کے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا مگر جس شوق سے میں نے مولانا مولوی عبدالکریم کو یہ کام کرتے دیکھا ہے رشک اور حیرت آتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ہم سب کو توفیق۔ چنانچہ 1897ء کے آخری حصہ میں خصوصیت سے مولوی صاحب ممدوح ہی کو یہ فخر حاصل رہا کہ وہ ڈاک کا جواب دیں۔ اور خطوط کی تعمیل کریں۔ ان خطوط میں سے بہت رجسٹرڈ ہو کر جاتے ہیں اور علی العموم آنہ وہ آنہ کی لفافوں میں اس خرچ کا اندازہ بھی اگر تخمیناً کیا جاوے تو دو سو روپیہ سال سے کیا کم ہو سکتا ہے۔ یہ شاخ بھی ان پنجگانہ شاخوں میں ہے جن کا تذکرہ حضرت صاحب نے فتح (-) میں فرمایا ہے۔

مہمانوں کی آمد و رفت ایک سلسلہ مہمانوں کی آمد کا ہے جس ذریعہ سے اکثر لوگ آ کر اپنے خیالات کی اصلاح کرتے ہیں اور وہ فیض اور فائدہ اٹھاتے ہیں جو جناب (-) مرزا صاحب ایدہ اللہ الاحد کے نزول سے اللہ تعالیٰ نے مقصود کہا ہے پچھلے سالوں میں مہمانوں کی اس قدر کثرت نہیں تھی جس قدر لوگ اس سال میں آئے۔ یہ تعداد بھی سال بھر میں ڈیڑھ ہزار سے کسی صورت میں کم نہیں رہی جن کی مہمانداری پر ایک کثیر رقم خرچ آتی ہے ہم کو بار بار حیرت آتی ہے کہ کیا مخالف بالکل اندھے اور بہرہ ہو گئے کہ وہ اس قدر کثرت کے ساتھ نشانات دیکھتے ہیں جو راستباز کی عظمت کو قائم کرتے ہیں لوگوں کی آمد و رفت کے سلسلہ کا اس قدر وسیع ہونا کیا منصوبہ باز کو میسر آ سکتا ہے اور پھر ایسی حالت میں کہ وہ وسع مکانک یاتون من کل فج عمیق کی پیش خبری بھی کر چکا ہو۔ لاریب یہ خدا کے کام ہیں جو کر رہا ہے اور بھی زبردست عملی اور چمک دار نشان ہیں جو صادقوں کی صداقت کی دلیل ٹھہرتے ہیں۔ پھر ان آنے والوں لوگوں میں معمولی کم حیثیت کے لوگ نہیں بلکہ مولوی حافظ تاجر گورنمنٹ کے معزز اور مقتدر عہدہ دار۔ بڑے بڑے اہل الرائے احباب اور تعلیم یافتہ گروہ ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ) کے سفر اسی سال میں حضرت (بانی سلسلہ) کو دو دو مرتبہ سفر بھی کرنا پڑا۔ اور یہ سفر عظیم الشان نشانوں کو عظمت اور جلال سے ظاہر کرنے کے لئے ہوا۔ ان میں سے پہلا سفر تو اس مقدمہ کے متعلق ہے جو آتھم والی پیش خبری کا ایک ضمیمہ تھا جو ایک ابتلاء عظیم کے طور پر آیا۔ اس مقدمہ کے بیشتر ہی حضرت (صاحب) نے احباب کو بذریعہ خطوط اطلاع دے دی تھی کہ کوئی ابتلاء عظیم آیا چاہتا ہے۔ پھر مقدمہ کا سارا نقشہ بھی بتلا دیا۔ آخر عزت و احترام سے بری ہونے کی بشارت بھی سنائی جس صد ہا گواہ موجود ہیں یہ مقدمہ دراصل آتھم (والے خدائی خبر) کے ایک جز کو پورا کرنے کے لئے اس شکل میں ہوا۔ جس میں لکھا گیا تھا کہ ان کا مکر کھول دیا جاوے گا۔ پس عیسائیوں نے جب کوئی اور موقع اپنی جانبری کا نہ دیکھا تو ڈاکٹر مارٹن کلارک نے اقدام قتل عمد کا مقدمہ بنایا۔ آخر جس قدر نشانات کو پورا کر کے یہ مقدمہ ختم ہوا ان کا ذکر وضاحت کے ساتھ کتاب البریہ میں ہو چکا ہے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں (-) اس سفر میں حضرت صاحب کے ساتھ بہت سے مخلصین تھے اور خدا کا فضل ہے کہ ہم کو بھی اس سفر میں لطف اٹھانے اور الٰہی تائیدات کا نظارہ دیکھنے کی توفیق ملی۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جنگ مقدس ثانی کے حالات کے مرتب کرنے کا فخر بھی ہم کو ہی ملا (-) یہ سفر بٹالہ اور گورداسپور کا تھا۔ دوسرا سفر ملتان کا تھا اس سفر میں بھی ایک مقدمہ کی شہادت تھی۔ اس شہادت کا نقشہ پیشتر ہی سے جناب نے بیان فرمایا تھا۔ جو ٹھیک اسی طرح ظاہر ہوا۔ یہ مقدمہ بھی ہمارے مشن کے ایک سخت مخالف پر تھا۔ اور خود اس نے ہی (حضرت صاحب کو طلب کرایا تھا۔ اس سفر میں بھی حضرت صاحب کے ہمراہ چند احباب تھے۔

جلسے اس سال میں حضرت (صاحب) کو تین مختلف تقریبوں پر عظیم الشان جلسے کرنے کی ضرورت ہوئی۔ ان جلسوں میں صدہا احباب شریک ہو کر روحانی برکات سے حصہ اٹھاتے رہے۔ پہلا جلسہ ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر ہوا۔ چونکہ 1897ء کی خوشی کی یادگاروں میں سب سے عظیم ترین مسرت مجسم یادگار ڈائمنڈ جوبلی ہی تھی۔ اس لئے اس مبارک (-) انسان نے بھی اپنی جماعت کے ہمراہ اس تقریب پر خوشی منائی۔ اس جلسے کے لئے پہلے سے اعلان شائع کر دیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ چونکہ گورنمنٹ انگلشیہ کے پر امن عہد میں خدا تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے جس کی وجہ سے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دشمن اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ چونکہ یہ خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کا ایک وفادار اور فرماں پذیر خاندان مسلّم ہو چکا ہے اور وقتاً فوقتاً ضروری امداد سے گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاتا رہا ہے۔ مگر (-) مرزا صاحب چونکہ دنیا سے بے تعلق ایک اور قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس لئے اسی زندگی کے حسب حال ضروری امداد سے گورنمنٹ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے رہتے ہیں چنانچہ عربی فارسی کی تصانیف میں اور اشتہاروں میں ان خام خیالیوں اور غلط فہمیوں کی اصلاح فرما کر بلاد شام و عرب و افغانستان میں شائع کیا ہے جس میں اکثر کوتاہ بین مبتلا تھے اور اپنے وجود باجود سے ثابت کر دیا کہ وہ یضع الحرب کے لئے آئے ہیں اور دنیا میں امن اور سلامتی کا پھیلانا ان کا مشن ہے۔ غرض کوئین وکٹوریہ کی شصت سال جوبلی کی تقریب پر عظیم الشان جلسہ وا اور چہ مختلف زبانوں میں ملکہ معظمہ کی درازی عمر اور صحت اور اقبال کے لئے دعائیں مانگیں اور اس کے ساتھ ہی ملکہ قیصرہ کو روحانی مراتب کے عطا ہونے کی بھی دعا کی گئی۔ یہ قاعدہ کی بات ہے اور سچے وفادار اور جان نثار کا یہ فرض ہے کہ وہ چیز جو دنیا بھر میں اپنے لئے سب سے عزیز رکھتا ہے اپنے محسن کے لئے وہی چاہے چونکہ (-) مرزا صاحب کو دنیا بھر میں ایک (دین حق) ہی عزیز ہے اس لئے وہی تحفہ قیصرہ مبارکہ کے لئے خدا تعالیٰ سے چاہا۔ اور سب سے بہتر اور مبارک ہدیہ اس تقریب پر تحفہ قیصریہ کے نام سے ملکہ معظمہ کے پاس بھیجا۔ جس سے بڑھ کر کبھی کوئی لطیف اور قابل عزت ہدیہ قیصرہ کو اپنے ایک وفادار رئیس کی طرف سے نہ پہنچا ہو گا۔ اس جلسہ کی کارروائی جلسہ احباب کے نام سے ایک مختصر سی رپورٹ کی شکل میں شائع کی گئی۔

دوسرا جلسہ (حضرت صاحب) کے لخت جگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد (-) کے ختم (کلام الٰہی) کی تقریب پر ہوا۔ اس جلسہ پر بھی بہت سے احباب تشریف لائے۔ جو آمین حضرت صاحب نے اس موقع کے لئے تالیف فرمائی ہے اس کو دیکھ کر انسان کو پتہ لگ سکتا ہے کہ حقیقی خوشی کیا چیز ہے اور خدا کے بندوں کی خوشیاں کیا رنگ رکھتی ہیں۔ ان کی آرزوؤں اور تمناؤں کی حد کیا ہوتی ہے۔ بظاہر وہ آمین ایک آمین ہے لیکن حقیقت میں ایک ہدایت نامہ ہے جو انسان کی زندگی کے لئے بہت سے مراحل کو آسان کر دینے والا ہے بشرطیکہ اس پر عمل ہو۔

تیسرا جلسہ وہ سالانہ ہے جس کی یہ رپورٹ ہے۔ یہ جلسہ 25۔ دسمبر 1897 سے شروع ہو کر یکم جنوری 1898ء تک رہا۔ اس جلسہ میں دور دراز کے احباب شریک تھے جن کی فہرست ہم آخیر کتاب پر شائع کریں گے جلسہ میں جو تقریریں ہوئی ہیں وہ بھی اپنے اپنی مقام پر درج کرتے ہیں۔ اس جلسہ کے متعلق قابل ذکر دو امر ہیں کہ (حضرت بانی سلسلہ) کو ایک مجمع کثیر کے سامنے اپنی عملی زندگی سے ان نصائح اور ہدایت کے موثر بنانے کا موقع ملا جو آپ نے فرمائی تھیں۔ جلسہ بہت بارونق اور نرالی قسم کا تھا۔ بہت سے جلسے دیکھے گئے اور ناظرین نے بھی دیکھے ہوں گے اس جلسہ کی علت غائی اور غرض و غایت اگر کچھ تھی تو (دین حق) اور اس کا اصلی نمونہ۔ خدا پرستی اور خدانمائی مقصود تھا۔ بجز اس کے اور کوئی ذکر اور بات ہی نہ تھی۔ الغرض پوری کامیابی کے ساتھ یہ جلسہ بھی ختم ہوا۔ اور دوسری بات جس کا ہم ذکر کرنا چاہتے تھے خصوصیت سے قابل ذکر ہے وہ یہ کہ اسی جلسہ کی تقریب پر سالانہ جلسہ کی روئیداد اور تقریروں کو شائع کرنے کی تجویز کی گئی جیسا کہ ہم نے کسی موقع پر ظاہر کیا تھا۔ یہ تجویز جناب مخدومنا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پیش کی تھی۔ اور ایسی رپورٹ کا مرتب ہونا بھی حضرت (صاحب) کے مشن کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ مفتری اور منصوبہ بازوں کی باتوں کی اشاعت خدا کب چاہتا ہے۔ چنانچہ اسی تحریک کی وجہ سے یہ رپورٹ مرتب ہوئی اور یہ خدا کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس کام کی توفیق نیاز مند کو دی۔ اور اس سے یہ خدمت لینی چاہی۔ اب ہم سمجھتے ہیں کہ تمام ضروری مراتب اجمالی طور پر ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب اس سے پیشتر کہ مخالف تقریروں کو پڑھ کے اس نور اور روشنی سے بہرہ ور ہو۔ جو ان کے اندر ہے۔ اگر وہ ذرا غور اور ٹھنڈے دل سے ان واقعات پر غور کرے گا۔ جو اس (مرد خدا) کے ساتھ اس عرصہ میں پیش آئے تو یہ امر اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا۔ کہ منصوبہ باز انسان کبھی بھی اس طرح کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے نہ انسان کا۔

بالآخر ہم اس امر کا اعتراف کرنا چاہتے ہیں کہ رپورٹ کی اشاعت میں حد سے زیادہ توقف ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ناظرین کو بہت کچھ اضطرار اور بے قراری ہوئی ہے۔ مگر اس توقف میں بھی (اللہ نے چاہا تو) بہت سی مصلحتیں ہی ثابت ہوں گی۔ اس مقام پر اگر ہم اپنے مخدوم جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا شکریہ نہ ادا کریں تو ایک بڑی غلطی کریں گے۔ جناب مولانا صاحب ممدوح نے ہی اس رپورٹ کی ترتیب کی ضرورت محسوس کی اور خود مولانا صاحب ممدوح نے ہی باوجود اعلیٰ درجہ کی مصروفیت کے یعنی (عبادات) پنجگانہ کی امامت اور خطوط آمدہ کے مضامین کا خلاصہ حضرت (صاحب) کو سنانے اور جوابات کے لکھنے۔ طالب علموں کو مختلف سبق پڑھانے اور ایام الصلح کا ترجمہ کرنے۔ الحکم کے لئے خطبوں کے مضامین کی اصلاح کرنے اور کیا کیا بیسیوں کام کرنے کے باوجود بھی وہ تقریروں کے صاف کرنے میں نہایت تندہی سے باوجود اس قدر مصروفیت اور اس پر بہت ہی معذوریوں کے ہمہ تن مصروف رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو اس کار خیر کی جزا دے گا۔ ہماری تو یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کا سا عزم اور شوق۔ اور استقلال ہر شخص کو نصیب کرے۔ اور ان کو روح الامین سے مدد دے۔ آمین۔ (اب ہم یہ کہہ کر کہ (اللہ نے چاہا تو) جس قدر جلد ممکن ہو۔ رپورٹ شائع ہو جائے گی۔ اس مضمون کو ختم کر دیتے ہیں)۔

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فلسفہ اخلاق کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔

"خدا کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے۔ اور وہی طبعی حالتیں ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقعہ بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں ایسا ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہی اخلاقی حالتیں ہیں جو پورے فنا فی اللہ اور تزکیۂ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری محبت اور پوری محویت اور پوری سکینت اور اطمینان اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں۔ کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں ایسا ہی مجرد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا بلکہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی منکر رہ کر اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترک شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا یہ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایسی باتیں ہیں جو ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل سرچشمہ نجات سے بے نصیب اور ناآشنا محض ہے"

"جاننا چاہئے کہ خَلق خاء کی فتحہ سے ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق خاء کے ضمہ سے باطنی پیدائش کا نام ہے اور چونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی کمال کو پہنچتی ہے نہ صرف طبعی جذبات سے اس لئے اخلاق پر ہی یہ لفظ بولا گیا ہے۔ طبعی جذبات پر نہیں۔"

"یہ بات بھی بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جیسا کہ عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکسار کا نام ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے۔ مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل دل میں ایک قوت رقت ہے وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خلق ہے۔ ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس"

مزید فرماتے ہیں۔

"اخلاق دو قسم کے ہیں اول وہ اخلاق جن کے ذریعے سے انسان ترک شر پر قادر ہوتا ہے دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے۔ اور ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچاوے یا نقصان رسانی اور کسر شان کا ارادہ نہ کرے اور ایصال خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے مال یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے یا اس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ ظاہر کر سکے۔ یا اگر کسی نے اس پر ظلم کیا تھا تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے درگزر کر سکے اور اس طرح اس کو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوان مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو اس کے لئے حقیقت میں سراسر رحمت ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"احسان کو خدا تعالیٰ نے عدل سے مؤخر کیا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ احسان وہی قابل تعریف ہے جس میں عدل کی رعایت مفقود نہ ہو۔ یعنی وضع شئے کا غیر محل میں نہ ہو کیونکہ عدل کے یہی معنی ہیں جو ہر ایک شئے کو اپنے محل پر وضع کریں۔

پس ایسا احسان کہ مثلاً کوئی شخص چوری کر کے کسی کو مروّت سے کچھ دے دے تو یہ احسان جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عدل کی پابندی سے نہیں یا مثلاً ایسا احسان کہ حق دار کے حق سے تغافل کر کے کسی دوسرے سے سلوک کرے اسی طرح ایک خلق فاضل ہے جو احسان میں داخل ہے وہ عدل کی پابندی سے محمود ہے۔ اور اگر عدل کی پابندی نہ رہے یعنی ایسا رحم ہو کہ جس میں عدل فوت ہو جائے یا ایسا عفو ہو کہ جس میں عدل فوت ہو جائے وہ جائز نہیں۔"

اخلاقِ فاضلہ کے قیام میں ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں

"یاد رہے کہ احسان کے معاملے میں ہر ایک شخص کو ایثار تو درست ہے۔ یعنی اپنا حق بطور احسان کے دوسرے کو دے دے مگر یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے کا حق احسان میں تلف کرے اسی طرح عفو میں یہ جائز نہیں کہ ایسے موقع میں کہ مقتضاء عدل کا قصاص ہو عفو کرے۔ لیکن یاد رہے کہ عدل سے مراد وضع الشئی فی محلہ ہے۔ اور جمع ہونا عدل اور عفو یا عدل اور احسان یا عدل اور انتقام کا ایک محل میں اجتماع ضدین میں سے نہیں ہے اور عدل میں بہرحال سزا دینا لازم نہیں بلکہ حقیقت عدل کی یہ ہے کہ جو ایک امر باعث اکثر اغلب لوگوں کی بھلائی کا ہے وہی بجالایا جائے یعنی وضع شئے کا اپنے محل پر کیا جائے۔ اس صورت میں عدل اور اخلاقِ فاضلہ میں کچھ تضاد نہیں بلکہ اخلاقِ فاضلہ وہی اچھے ہیں کہ جب عدل کے ساتھ جمع ہوں اور جو علت غائی اخلاقِ فاضلہ کی یہ ہے یعنی اتصال بالمبتدء کے لئے ذریعہ ہونا وہ تب ہی متحقق ہو سکتی ہے جب بشمول عدل اخلاقِ فاضلہ صادر ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ حق محض ہے اور ہر ایک امر جو حقانیت سے خالی ہو وہ ذریعہ اس کے حصول کا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے بعد

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فلسطینی اسرائیل مذاکرات معطل

بیت المقدس میں بم دھماکوں کے بعد اسرائیلی کابینہ نے غزہ اور مغربی کنارے کے ساتھ اپنی سرحد بند کردی ہے اور فلسطینیوں کی نقل و حمل پر پابندی لگادی ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیل نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اسے معطل کیا جائے۔ اور اسرائیل اور فلسطین کے درمیان سرحدیں بند کردی جائیں۔ ان فیصلوں کے بعد درجنوں فلسطینیوں کو حراست میں لے لیا گیا اور خاص طور پر بنیاد پرستوں کو نشانہ بنایا گیا اور ان کی گرفتاریاں کی گئیں۔ خود کشی کے ذریعے دھماکے کرنے والے دونوں افراد کے بعض رشتہ داروں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ان دھماکوں کی ذمہ داری فلسطینیوں کی ایک تنظیم حماس نے قبول کرلی ہے۔ یاد رہے کہ یہ تنظیم یاسر عرفات کی مخالف ہے۔

صدر کلنٹن نے ان دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کی ایسی وارداتوں کی مذمت کی جانی چاہئے اور ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسی وارداتوں سے امن مذاکرات کا عمل جاری رکھنا ممکن نہیں رہتا۔

فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے بھی ان دھماکوں کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ایسے واقعات اور ایسے لوگوں کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ جبکہ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ یہ دھماکے اسرائیل کی ہٹ دھرمی اور سخت پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے تمام فریقوں کو تحمل اور بردباری سے کام لینا ہو گا۔ فلسطین کے سیاسی شعبے کے سربراہ فاروق قدومی نے کہا ہے کہ مذاکرات کی فضا خراب کرنے کے لئے اسرائیل نے یہ دھماکے خود کرائے ہیں۔

ooo

انگلینڈ اور ویلز میں جرائم میں اضافہ

انگلینڈ اور ویلز میں پر تشدد جرائم نقب زنی اور کاروں کی چوری کی شرح کسی بھی یورپی ملک میں امریکہ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ شمالی آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ ابھی قدرے محفوظ تصور کئے جاتے ہیں۔ انگلینڈ اور ویلز کے باشندے سورج غروب ہونے کے بعد باہر نکلنے کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ایسا مجبوراً کرنا پڑے تو خوف زدہ رہتے ہیں۔ حالانکہ پہلے اس معاملے میں امریکہ کے لوگ اپنے ملک کو سب سے زیادہ خطرناک سمجھتے تھے۔

گیارہ ملکوں کے سروے کے بعد پتہ لگا کہ انگلینڈ اور ویلز کے بعد ہالینڈ پہلے نمبر پر ہے۔ سروے میں بتایا گیا ہے کہ ان ممالک کے ہر تین افراد میں سے ایک کا کہنا تھا کہ وہ کسی نہ کسی وقت جرم کا نشانہ بنا ہے۔ اس سروے کے مطابق ایسے جرائم جہاں ڈاکہ زنی، جنسی حملہ یا جسمانی حملہ کے خطرات زیادہ ہیں ان میں انگلینڈ سرفہرست ہے۔ جبکہ سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں یہ شرح کم ہے۔ کاروں کی چوری کے معاملے میں بھی انگلینڈ ویلز سرفہرست ہے۔ یہ تعداد 3 فی صد ہے۔ اسی طرح کاروں میں سے سامان چوری ہونے کی وارداتوں کی شرح 10 فی صد ہے۔ اسی سروے کے مطابق ہالینڈ میں ہر ایک سو افراد کے مقابل پر 61۔ افراد جرائم کا نشانہ بنے۔ جبکہ برطانیہ میں یہ تعداد 57 فی صد بنی۔ عجیب بات یہ ہے کہ شمالی آئرلینڈ میں یہ تعداد 17 فی صد اور امریکہ میں 14 فی صد اور سکاٹ لینڈ میں 26 فی صد رہی۔ اس سروے میں امریکہ سویڈن فن لینڈ کینیڈ اسکاٹ لینڈ سوئٹزر رلینڈ۔ فرانس۔ آسٹریا اور آئرلینڈ شامل تھے۔ سویڈن کا ریکارڈ اس سروے میں سب سے اچھا رہا۔ لیبر حکومت کے ہوم سیکرٹری کا کہنا ہے کہ یہ سروے 1995ء کی بنیاد پر ہے۔ جب ٹوری پارٹی حکمران تھی۔ جرائم کا یہ ریکارڈ افسوس ناک ہے لیکن اب نئی حکومت جرائم کے خلاف سخت اقدام کر رہی ہے۔

ooo

سکاٹ لینڈ اور ویلز میں ریفرنڈم

تین صدیوں سے انگلستان سکاٹ لینڈ اور ویلز ایک ملک کے طور پر قائم ہیں۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اس کے لئے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مقصد کا تعین کرنے کے لئے 17۔ ستمبر اور 18۔ ستمبر کو دونوں علاقوں میں ریفرینڈم کروایا جائے کہ وہ اپنے لئے کس دستوری نظام کو بہتر سمجھتے ہیں۔

لیکن یہ سمجھنا کہ ان تاریخوں کو مکمل فیصلہ ہو جائے گا کچھ زیادہ ہی خوش فہمی ہو گا۔ کیونکہ نہ صرف انگلستان کی اپوزیشن ہی اس سکیم کی مخالفت کر رہی ہے بلکہ سکاٹ لینڈ اور ویلز کے لوگ بھی آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو انگلستان سے اتحاد قائم رکھنا چاہتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اتنی آزادی کو کافی نہیں سمجھتے جو کہ اس سکیم کے تحت ان کو دی جا رہی ہے ایلکس سالمنڈ جو کہ سکاٹش نیشنل پارٹی کے لیڈر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ یہ سکیم ایک اچھا سٹارٹ ہے۔ اور اس سے ہم اپنے اصل مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہونے کی امید رکھ سکتے ہیں۔

اس تجویز کے تحت سکاٹ لینڈ کے لوگ 1999ء میں 129 ممبر پارلیمنٹ کا خود انتخاب کریں گے اس کے پاس ٹیکسوں کو زیادہ یا کم کرنے کا اختیار ہو گا۔ اور دیگر تمام امور بھی اسی اسمبلی کے پاس ہوں گے۔ لیکن خارجہ امور' دفاع' اور سیکورٹی پالیسی پھر بھی لندن کے پاس ہی رہیں گے۔ ویلز کے لئے بھی اسی قسم کی شرائط کے ماتحت 60 ممبروں کی اسمبلی تجویز کی گئی ہے۔

ایک پہلی لیبر حکومت نے 1979ء میں ایک ایسا ہی ریفرینڈم کروایا تھا لیکن اس وقت سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے اس تجویز کو رد کردیا تھا۔ اور انگلستان کے ساتھ ہی رہنے کو پسند کیا تھا۔ اور اب بھی بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اسی خیال کے حامل ہیں لیکن مسٹر ٹونی بلیئر کا خیال ہے کہ 1979ء کے بعد اب تک زمانہ بہت آگے بڑھ چکا ہے اور کہ اس دفعہ لوگ اس تجویز کے حق میں ووٹ دیں گے۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

اور دُوری پیدا ہوتی ہے اور اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اخلاقِ فاضلہ فی نفسہٖ کچھ چیز ہی نہیں بلکہ وہ اس لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ تا حصول وصالِ الٰہی کے لئے وسائل ہوں۔

پس وہ اسی حالت میں وسیلہ ٹھہر سکتے ہیں کہ جب (حق اور حکمت کے ساتھ) صادر ہوں کیونکہ جب اخلاق (حق اور حکمت کے ساتھ) صادر ہوں گے تو انسان کو التزام حق کا ایک ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ اور حقانی طبع کا آدمی بن جائے گا۔ اور یہ امر اس کے لئے باعثِ اتصال بالمبتدء کا ہے۔ کیونکہ التزام حق کو بجز مبدء قدیم کے اور کسی چیز سے مشابہ اور مناسبت نہیں اور جب تک انسان تخلق باخلاق اللہ اختیار نہ کرے درجہ محویت کا اس کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

اخلاق فاضلہ کی ورزش سے یہ غرض ہے کہ وہ اتصال بالمبدء کے لئے ذریعہ ہوں۔ یعنی ایسے طور پر استعمال میں ہوں کہ جس سے انسان اپنی ذات سے بالکل محو ہو کر اتصال بالمبدء حاصل کرے اور وہ طریق بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ انسان اپنے اخلاق کو محض اس نیت سے استعمال کرے جو وہ خدا کے اخلاق کے تابع ہو جائیں اور جیسے سایہ اپنے وجود میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ اصل سے ہی پیدا ہوتا ہے اور اصل کی ہی متابعت میں محو ہوتا ہے ویسا ہی سالک کے لئے لازم ہے کہ اس کو اپنی ذات میں نفی اخلاق کا درجہ حاصل ہو یعنی ایسا ہو کہ اس کے لئے کوئی بھی صفت نہیں۔ نہ اس میں رحم کی صفت ہے نہ عفو کی نہ قہر کی نہ لُطف کی اور ان صفتوں کو اس میں پیدا کرنے والا محض اخلاق الٰہی ہوں اور یہ اخلاق اسی طور پر صادر ہوں کہ جن سے توحید فعلی پیدا ہوتی ہے اور توحید فعلی اخلاق کی تب ہی پیدا ہوتی ہے کہ جب اخلاق انسان کی بہ تبعیت اخلاق اپنے خالق کے صادر ہوں اور خالق کے تمام اخلاق میں حقیقی نیکی بھری ہوئی ہے جو حق اور حکمت پر مبنی ہے دنیا میں صرف اس کا لُطف ہی نہیں پایا جاتا بلکہ قہر بھی پایا جاتا ہے لیکن خالق کا مقصود بالذات نہ لُطف ہے نہ قہر ہے بلکہ حقیقی نیکی مقصود بالذات ہے اور لُطف اور قہر اس کے لباس ہیں اور جس طرح تبدیل لباس سے صاحبِ لباس کی ذات میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح تبادل لُطف و قہر سے حقیقی نیکی میں کچھ بھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی چونکہ خدا اپنے بندوں سے حقیقی نیکی بجالاتا ہے اس لئے وہ شخص جو توحید فعلی کے حصول کا خواہاں ہو اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ توحید فنائی اخلاق اللہ سے حاصل ہوتی ہے اور مرتبہ فنا فی اخلاق اللہ کا تب متحقق ہو سکتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ ...... حقیقی کا مصدر ہے۔ یہ بھی حقیقی نیکی کا مصدر ہو جائے (ہو سکتا ہے ایک چیز کو تم ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو)۔

پس جب حقیقی نیکی کا مصدر ہوا تو فنائی اخلاق اللہ کے مرتبہ توحید فعلی کا پائے گا"

مزید فرماتے ہیں۔

"اب جبکہ مدار فنائی اخلاق اللہ کا حقیقی نیکی ٹھہری تو ایسی حقیقی نیکی پر قدم مارنا صراط مستقیم ہے اور اسی کا نام توسط اور اعتدال ہے۔ کیونکہ توحید فعلی جو مقصود بالذات ہے وہ اسی سے حاصل ہوتی ہے اور جو شخص اس نیکی کے حاصل کرنے میں غافل رہے وہ درجہ تفریط میں ہے اور جو شخص اس سے آگے ہو وہ افراط میں پڑتا ہے ہر جگہ رحم کرنا افراط ہے کیونکہ محل کے ساتھ بے محل کا پیوند کر دینا اصل پر زیادتی ہے اور یہی افراط ہے۔ کسی جگہ بھی رحم نہ کرنا یہ تفریط ہے کیونکہ اس میں محل بھی فوت کردیا اور یہی تفریط ہے اور وضع شے کا اپنے محل پر کرنا یہ توسط اور اعتدال ہے۔ کہ جو صراط مستقیم سے موسوم ہے۔ جس کی تحصیل کے لئے کوشش کرنا ہر ایک (صاحب ایمان) پر فرض کیا گیا ہے اور اس کی (عبادت) اور دعا ہی یہی مقرر ہوئی کہ صراط مستقیم پر ہونا خدا کی صفت ہے علاوہ اس کے صراط مستقیم کی حقیقت حق اور حکمتہ ہے"

"پس اگر وہ حق اور حکمت خدا کے بندوں کے ساتھ بجالایا جاوے تو اس کا نام حقیقی نیکی ہے اور اگر خدا کے ساتھ بجالایا جاوے تو اس کا نام اخلاص اور احسان ہے اور اگر اپنے نفس کے ساتھ ہو تو اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔ اور صراط مستقیم ایسا لفظ ہے کہ جس میں حقیقی نیکی اور اخلاص مابعد اور تزکیہ نفس تینوں شامل ہیں اب اس جگہ یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ صراط مستقیم جو حق اور حکمت پر مبنی ہے تین قسم پر ہے۔ علمی۔ عملی۔ اور حالی اور پھر یہ تینوں تین قسم پر ہے علمی میں حق اللہ۔ حق العباد اور حق النفس کا شناخت کرنا اور عملی میں ان حقوق کو بجالانا مثلاً حق اللہ علمی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنا اور اس کو مبدء تمام فیوض کا اور جامع تمام خوبیوں کا اور مرجع اور مآب ہر ایک چیز کا اور منزہ ہر ایک عیب اور نقصان سے جاننا اور جامع تمام صفات کاملہ ہونا اور قابل عبادت ہونا اس میں محصور رکھنا تو یہ حق اللہ میں علمی صراط مستقیم ہے اور عملی صراط مستقیم یہ ہے جو اس کی اطاعت اخلاص سے بجالانا اور طاعت میں اس کا کوئی شریک نہ کرنا اور اپنی بہبودی کے لئے اسی سے دعا مانگنا اور اسی پر نظر رکھنا اور اسی کی محبت میں کھوئے جانا یہ عملی صراط مستقیم ہے۔ کیونکہ یہی حق ہے اور حق العباد میں علمی صراط مستقیم یہ ہے جو ان کو اپنا بنی نوع خیال کرنا اور بندگان خدا سمجھنا اور بالکل ہیچ اور ناچیز خیال کرنا کیونکہ معرفت حقہ مخلوق کی نسبت یہی ہے کہ جو ان کا وجود ہیچ اور ناچیز ہے اور سب فانی ہیں یہ توحید علمی ہے کیونکہ اس سے عظمت ایک ہی ذات کی نکلتی ہے کہ جس میں کوئی نقصان نہیں اور اپنی ذات میں کامل ہے اور عملی صراط مستقیم یہ ہے کہ حقیقی نیکی بجالانا۔ یعنی وہ امر جو حقیقت میں ان کے حق میں اصلح اور انسب ہے بجالانا یہی توحید عملی ہے کیونکہ موحد کی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

میں یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کے اخلاق سراسر خدا کے اخلاق میں فانی ہوں"

"اور حق النفس میں علمی صراط مستقیم یہ ہے کہ جو نفس میں آفات پیدا ہوتی ہیں جیسے عجب اور ریا اور تکبر اور حقد اور حسد اور غرور اور حرص اور بخل اور غفلت اور ظلم ان سب سے مطلع ہونا اور جیسے وہ حقیقت میں اخلاق رذیلہ ہیں ویسا ہی ان کو اخلاق رذیلہ جاننا یہ علمی صراط مستقیم ہے اور یہ توحید علمی ہے کیونکہ اس سے عظمت ایک ہی ذات کی نکلتی ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں اور اپنی ذات میں قدوس ہے۔"

"اور حق النفس میں عملی صراط مستقیم یہ ہے جو نفس سے ان اخلاق رذیلہ کا قلع قمع کرنا اور صفت تخلی عن الرزائل اور تحلی بالفضائل سے متصف ہونا یہ عملی صراط مستقیم ہے اور یہ توحید حالی ہے کیونکہ موحد کی اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ تا اپنے دل کو غیراللہ کے دخل سے خالی کرے اور اسی کو فنافی تقدس اللہ کا درجہ حاصل ہو۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ہر ارشاد پر کامل طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 1

والے بنیں۔ کیونکہ کام کرنے والے انسان زمین کے سیراب کرنے والے بارش کے بادل ہوتے ہیں جو گھٹا ٹوپ اٹھتے ہیں اور تمام دنیا پر چھا جاتے ہیں اور یہی ہوتے ہیں کہ جن سے کھیتیاں اگتی ہیں۔ یہی ہوتے ہیں کہ جن سے سبزہ پیدا ہوتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے بادل بننے کی کوشش کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو (-) ہم دعا جو ہر (عبادت) میں مانگتے ہیں کہ اے خدا تو سب کو ہدایت دے وہ بھی پوری ہو سکتی ہے۔ اگر سب کے سب دعوت الی اللہ میں لگ جائیں تو یہ دعا ضائع نہ جائے۔ کیونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ساتھ ساتھ اسباب سے بھی کام لیا جائے۔

(از خطبہ 14۔ اگست 1925ء)

کامیابی

○ عزیز ایاز محمود چٹھہ ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب چٹھہ صدر جماعت احمدیہ موہلن [illegible] ضلع گوجرانوالہ نے مڈل کے امتحان میں [illegible] میں سے 780 نمبر لے کر اپنے سکول [illegible] میں بورڈ کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں

برادرز اسٹیٹ ایجنسی

8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

درخواست دعا

○ عزیز بدر احمد جمال عمر ڈیڑھ سال ابن مکرم ادریس احمد سون صاحب کینال کالونی باٹا پور لاہور کو ڈیڑھ ہفتہ سے بخار چلا آرہا ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ بچہ خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کا بھتیجا عزیز فرقان راجپوت عمر 12 سال جرمنی میں Ewing. S-sarcoma سے بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم رانا محمد سلیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام نتاشہ سلیم عطا فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں بچی کے نیک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم کلیم احمد صاحب نوید کارکن دفتر وصیت کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-7-19 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ احباب سے عزیزہ کے نیک صالحہ اور باعمر ہونے کی درخواست دعا ہے۔ بچی مکرم عبدالباقی صاحب گرمولہ ورکاں کی پوتی اور مکرم شفیق احمد صاحب گرمولہ ورکاں کی نواسی ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید خاور صاحب نگران سیکرٹری وقف نو حلقہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ اختر بیگم صاحبہ زوجہ حکیم قریشی غلام رسول صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 18 جولائی بروز جمعہ رات ساڑھے دس بجے قضائے الٰہی انتقال فرما گئیں ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

شجرکاری کا بہترین موسم

○ موسم برسات شروع ہو چکا ہے۔ موسم برسات میں لگائے گئے پودے دوسرے موسموں کی نسبت زیادہ تیزی سے نشوونما پاتے ہیں۔ اس لئے اس موسم سے فائدہ اٹھائیں اور ربوہ میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی حفاظت کریں۔

گلشن احمد نرسری نزد جامعہ احمدیہ ربوہ میں ارزاں نرخوں پر ہر قسم کے پودہ جات کی فراہمی کا انتظام موجود ہے۔ اہالیان ربوہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

اعلان سکالرشپ

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے برطانیہ، کینیڈا، نیوزی لینڈ وغیرہ میں تعلیم کے لئے کامن ویلتھ سکالر شپ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا BE/MBBS/BDS/M.Sc/M.A میں کم از کم 70 فیصد نمبر حاصل کیا ہونا لازمی ہے اس کے علاوہ Toefl میں 600 نمبر یا IELTS کے امتحان میں 6 سکور ہونا ضروری ہے۔

درخواست فارم مورخہ 25 جولائی 1997ء کے ڈان میں دیئے گئے فارمیٹ (Format) کے مطابق پر کر کے 15 ستمبر 97ء تک ایجوکیشنل آفیسر۔ حکومت پاکستان کمرہ نمبر 241 بلاک۔ ڈی۔ پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد کو ارسال کریں۔ فارمیٹ کی کاپی نظارت تعلیم میں بھی دستیاب ہے۔

اعلان داخلہ

○ Kinnaird کالج برائے خواتین لاہور نے مندرجہ ذیل دو کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (1) ڈپلومہ انگلش لینگویج ٹیچنگ (2) ایم اے انگلش لینگویج ٹیچنگ داخلہ کے لئے کم از کم B.A اور دو سال کا تدریسی تجربہ ہونا لازمی ہے۔ چند سیٹیں Fresh گریجوایٹس کے لئے بھی مختص ہیں۔ داخلہ فارم کالج سے مورخہ 11۔ اگست 97ء سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ اگست 97ء ہے۔

اعلان

○ وہ تمام طلباء و طالبات جنہوں نے انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کا امتحان دیا ہوا ہے اور رزلٹ کے بعد کسی پروفیشنل ادارہ یا جنرل اکیڈمک یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ داخلہ کے وقت حکومتی ادارہ جات میں ڈومیسائل کی ضرورت پڑتی ہے اور داخلہ فارم کے ساتھ اس کی کاپی لف کرنا لازمی ہے اس لئے رزلٹ نکلنے سے قبل ہی ڈومیسائل بنوا لیا جائے تو بہتر ہے تاکہ بعد کی مشکلات سے بچا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ رقیہ بشریٰ صاحبہ بابت ترکہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب)

محترمہ رقیہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب حال مقیم پیدرو آباد قرطبہ سپین نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 8/69 امانت تحریک جدید ربوہ میں 78،681/30 روپے موجود ہیں۔ نیز ان کے نام دو قطعات نمبر 2/13-1 واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ ایک کنال فی قطعہ کل رقبہ دو کنال الاٹ شدہ ہیں۔ یہ قطعات اور رقم میرے نام منتقل کئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ان کے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ رقیہ بشریٰ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب (پسر)
(3) مکرم فضل الٰہی قمر صاحب (پسر)
(4) مکرم احسان الٰہی بشیر صاحب (پسر)
(5) مکرمہ رقیہ جلیل صاحبہ (دختر)
(6) مکرمہ شاہدہ بیگم طاہرہ صاحبہ (دختر)
(7) مکرمہ امۃ الکریم مبارکہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلبہ کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے امیدوار طلبہ کم از کم (F.Sc) ایف ایس سی ہونا لازمی ہے۔ خواہشمند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کریں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 20۔ اگست 97ء تک وکالت تبشیر میں پہنچا دیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست [illegible] امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 6 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی محکمہ خارجہ نے امریکی اٹارنی رابرٹ سوران کے پاکستانیوں کے بارے میں دیئے گئے ریمارکس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ریمارکس نہایت نامناسب اور پاکستانیوں کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستانی سفارت خانہ کے حکام سے بھی معذرت کا اظہار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ رابرٹ اٹارنی امریکی حکومت کا ملازم نہیں ہے۔ مگر اس کے ریمارکس پر افسوس ہوا ہے۔ اسے پاکستانی سفارت خانے سے بات چیت کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

○ گزشتہ روز کی دہشت گردی میں 8۔ افراد کی ہلاکت کے بعد شور کوٹ شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ انجمن تاجران نے 4 روزہ ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی نماز جنازہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی نے پڑھائی۔ مقامی پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ حکمران اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے فوراً مستعفی ہو جائیں۔ آئی جی پولیس، ہوم سیکرٹری، اور صوبائی وزیر خزانہ نے شور کوٹ کا دورہ کیا۔

○ ملک بھر میں احتساب کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ وزیر اعظم 8۔ اگست کو حلف لیں گے۔ فیصل مسجد اسلام آباد میں خصوصی تقریب ہو گی۔ وزیر اعظم کمیٹوں کے ارکان کو گائیڈ لائن دیں گے۔ وفاقی حکومت نے نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔ کمیٹیوں کے ارکان کی مدت ایک سال ہو گی۔ چیئرمین کا انتخاب خفیہ بیلٹ سے ہو گا۔ کمیٹیاں بیورو کریسی کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے علاوہ ماحولیاتی آلودگی سمیت دیگر امور کی نگرانی کریں گی۔

○ احتساب کمیٹیاں گریڈ 16 تک کے ملازمین کو برطرف کر سکیں گی۔ سزا سے قبل صفائی کا پورا موقع دیا جائے گا۔ وفاقی احتساب کونسل کے چیئرمین ملک ممتاز تارڑ نے کہا ہے کہ عدلیہ سے درخواست کی ہے کہ برطرف کئے جانے والے ملازمین کے لئے حکم امتناعی دینے سے گریز کیا جائے۔

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اور قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے وزیر اعظم نواز شریف کی جانب سے وزارت کی پیشکش قبول کر لی ہے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ان کے بھائی ڈاکٹر محمد انوار الحق صوبائی وزیر ہوں گا۔

○ وزیر اعظم احتساب سیل اب تک بینکوں اور مالیاتی اداروں کے نادہندگان سے 500 کروڑ روپے کی رقم وصول کر چکا ہے۔

○ سرگودھا کے نواحی گاؤں 131 جنوبی میں ہیضے کی وبا سے ایک ہی گھر کے تین افراد سمیت 6 ہلاک ہو چکے ہیں۔ درجنوں افراد کو مقامی ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ 6 کی حالت خطرناک ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہر طرف قتل و غارت کا دور دورہ ہے۔ حکومت بھاری مینڈیٹ کے نشے میں نیرو کی طرح بانسری بجا رہی ہے۔ ایک طرف حکومت کے اہلکاروں کو خوفزدہ کیا جاتا ہے دوسری طرف ان لوگوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جنہوں نے میرے دور حکومت میں دہشت گردی سے ٹکر لی تھی۔ جس ملک میں سفارتخانے محفوظ نہیں۔ سرکاری ملازمین محفوظ نہیں۔ مسجدیں اور عبادت گاہیں محفوظ نہیں وہاں کس طرح یہ ممکن ہے کہ صاحب اقتدار محفوظ رہیں۔

○ وزیر اعظم کے احتساب سیل نے ماضی کے بااثر صنعتی ادارے توکل گروپ انڈسٹریز کی جانب سے قومی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی 203 کروڑ روپے کی ہڑپ کی جانے والی رقم نکلوا لی ہے۔ 16۔ افسروں کو معطل کر کے گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ توکل گروپ کے چیئرمین عبدالقیوم توکل نے ادارے کی جائیدادیں، فیکٹریاں اور اثاثے حکومت کے حوالے کر دیئے ہیں۔ آصف زرداری ناہید خان اور جاوید پاشا کو کروڑوں روپے رشوت دینے کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔

○ فلور ملوں نے آٹے کے نرخوں میں پھر اضافہ کر دیا ہے۔ نرخ 8 روپے فی تھیلہ اور 26 روپے فی بوری کے حساب سے بڑھائے گئے ہیں۔ فلور ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ حکومت نے 260 روپے 40 کلو کے حساب سے گندم دی تو اضافہ واپس لے لیں گے۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے واپڈا افسران کی طرف سے صارفین سے ناروا سلوک۔ بلوں کے پیچیدہ سسٹم اور ناقص کارکردگی کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس کے بعد واپڈا بدنام ترین ہے۔ بجلی چور خواہ کتنا ہی بااثر ہو اسے دوبارہ کنکشن نہیں دیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے کہا ہے کہ نواز شریف شریعت نافذ کریں نہ کرپشن رہے گی اور نہ ہی امن و امان خراب ہو گا۔ ضیاء الحق نے ملک میں اسلام کی بنیاد رکھی تھی۔ ملک کی تاریخ میں ہم صرف جہاد افغانستان پر فخر کر سکتے ہیں۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ بے نظیر اپنی نااہلی چھپانے کے لئے کسانوں کو گمراہ کر رہی ہیں۔ ملک کی اقتصادی حالت میں نمایاں بہتری ہوئی ہے۔

○ بھارتی فوج میں بغاوت اور فوجی جوانوں کے ہاتھوں افسروں کی ہلاکت کے واقعات میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اہلکاروں نے 17 افسر مار ڈالے ہیں۔

○ سینٹ کی اطلاعات کمیٹی نے ٹی وی پر چلنے والے احتساب پروگراموں پر اظہار ناراضگی کیا ہے۔

○ الجزائر میں انتہا پسندوں نے 111 دیہاتی ہلاک کر دیئے ہیں۔ الجزیرہ میں 26۔ افراد ہلاک کئے۔ مقتولین کی نعشیں بھی جلا دی گئیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں پر پابندی نرم کرے۔

○ اسرائیلی طیاروں نے لبنان پر میزائلوں سے حملے کئے گئے ہیں۔ جس سے 3۔ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے ہیں۔

○ عرب لیگ کے ہنگامی اجلاس میں فلسطین کے خلاف اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیوں پر غور کیا گیا۔ یاسر عرفات نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید کے نام پیغام میں کہا ہے کہ اسرائیل کی کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر اقدامات کئے جائیں۔

○ جولائی 1997ء کے دوران پاکستان کے مختلف شہروں میں 50 عورتوں اور 20 بچوں سمیت 1000۔ افراد ہلاک اور 500 زخمی ہوئے۔ زیادہ تر افراد بارشوں کی وجہ سے مکانات گرنے اور ڈوبنے سے ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ اس مہینہ میں 205۔ افراد قتل ہوئے۔ ٹریفک حادثات میں 200۔ افراد ہلاک جبکہ 90۔ افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے۔ کراچی اور لاہور سمیت ملک کے دیگر شہروں جھنگ فیصل آباد اور گجرات میں دہشت گردی کے بادل چھائے رہے۔

○ بھارتی وزیر دفاع کہا ہے کہ کنٹرول لائن پر پاکستانی فوج کی فائرنگ نہ رکی تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں دس لاکھ طالب علم مسلح ہو کر سکول جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں جرائم کی شرح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ شراب نوشی منشیات، گالی گلوچ اور فساد عام ہے۔

○ جماعت اسلامی نے بھی کسان بچاؤ تحریک کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے پنجاب بھر میں احتجاجی جلسے اور ریلیاں کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

○ کسان بچاؤ تحریک کے کنوینئر چوہدری ناصر جاوید گھمن نے میانوالی جیل سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ حکومت کسانوں کے حوصلے پست نہیں کر سکتی 8 تا 10۔ اگست ایک بار پھر دودھ سبزی اور چارہ وغیرہ کی سپلائی بند کر دی جائے گی۔

○ کسان بچاؤ تحریک کے رہنماؤں نے تامرگ بھوک ہڑتال کی دھمکی دی ہے۔ منظور وٹو نے کسان بچاؤ تحریک کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے وائس چیئرمین سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر فاروق خان لغاری نے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وزیر اعظم کی ایڈوائس پر نہ صرف پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرنے سے انکار کیا تھا بلکہ روایت کے برخلاف دوران اجلاس اسمبلی توڑ دی۔ ان پر بغاوت کا مقدمہ چلایا جائے۔

○ کراچی سے چکوال جانے والی بس کو موضع محمد گڑھ (رحیم یار خان) کے قریب چھ مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اور پولیس کی گشتی ٹیم پر فائرنگ کر کے پولیس کانسٹیبل کو ہلاک کر کے فرار ہو گئے۔

○ فارمز ایسوسی ایٹ کے چیئرمین محمود قریشی نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس کے خلاف "جنگ" کے لئے تیار ہیں۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 30-8 شام

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- نک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223204 7358105

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

خوشخبری (بچت ہی بچت)
ڈائمنڈ فوم نے فوم کی قیمتوں میں حیرت انگیز حد تک کمی کر دی ہے (10%+25%) کل 35% کمی اب -/4500 روپے والا ڈبل بیڈ کا گدا -/2750 روپے میں۔ -/4115 روپے والا ڈبل بیڈ کا گدا -/2500 روپے میں۔ اس رعایتی قیمت سے آج ہی فائدہ اٹھائیں یہ موقع بار بار نہیں ملتا۔
بااختیار ڈیلر: حسان فوم سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون نمبر 211460